بالوں کی کٹنگ کی اشکال

تسريح الشعر

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

بالوں كى كٹنگ كى اشكال

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بالوں كى شكل كيا تھى، اور حرام اشكال كون سى ہيں ؟

الحمد للہ:
نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بالوں كے وصف كے متعلق كئى ايك احاديث وارد ہيں اور ان ميں كئى اوصاف بيان ہوئے ہيں:
١ - نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بال نہ تو بالكل گھنگريالے تھے اور نہ ہى بالكل سيدھے تھے.
انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے اوصاف بيان كرتے ہوئے كہتے ہيں:
" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم قوم ميں درميانہ قد تھے، نہ تو طويل اور نہ ہى چھوٹے قد كے مالك تھے، آپ صلى اللہ عليہ وسلم كا رنگ غلابى تھا، نہ تو بالكل چمكتا ہوا سفيد تھا، اور نہ ہى شديد گندمى تھا، نہ تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بال بالكل گھنگريالے تھے، اور نہ ہى بالكل سيدھے تھے، آپ صلى اللہ عليہ وسلم پر جب وحى كا نزول ہوا تھا آپ كى عمر چاليس برس تھى .... "
صحيح بخارى حديث نمبر (٣٣٥٤) صحيح مسلم حديث نمبر (٢٣٣٨).
امہق: شديد سفيدى كو كہتے ہيں.
آدم: شديد گندمى رنگ كو كہتے ہيں.
٢ - نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بال آپ كے كانوں كى لو تك پہنچ رہے ہوتے تھے.
براء بن عازب رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:
نبى كريم صلى اللہ عليہ درميانہ قد كے مالك تھے، اور آپ كى كمر مبارك سے اوپر كندھوں كا درميانى حصہ چوڑا تھا، آپ كے بال كانوں كى لو تك پہنچ رہے ہوتے، ميں نے انہيں سرخ جوڑے ميں ديكھا تو ان سے كوئى اور زيادہ چيز خوبصورت نہ ديكھى "
صحيح بخارى حديث نمبر (٣٣٥٨) صحيح مسلم حديث نمبر (٢٣٣٧).

٣ - اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں تك پہنچ جاتے تھے.

ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آدمی تھے جن کےبال نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے، اور بال آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٥٥٦٥) صحیح مسلم حدیث نمبر (٢٣٣٧).

اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں کو چھو رہے ہوتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٥٥٦٣) صحیح مسلم حدیث نمبر (٢٣٣٨).

اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اس سے چھوٹے ہوتے، یہ سب حالات پر محمول ہے، اور ہر صحابی نے جو دیکھا وہی بیان کر دیا.

٤ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے بالوں کو خضاب لگایا کرتے تھے.

عثمان بن عبد اللہ موھب بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے ایك بال نکالا جو کہ خضاب شدہ تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٥٥٥٨).

اور ایك روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

" مہندی اور کتم کے ساتھ رنگے ہوئے تھے "

مسند احمد حدیث نمبر (٢٥٣٢٨).

الکتم: ایك بوٹی ہے جس کو مہندی میں ملا کر بال رنگے جاتے ہیں، اور اس سے سیاہی اور سرخی کا درمیانہ رنگ بن جاتا ہے.

دیکھیں: عون المعبود حدیث نمبر (٤٢٠٥) کی شرح.

٥ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کی مانگ نکالا کرتے تھے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اپنے بالوں كا سدل كيا كرتے تھے، اور مشرك اپنے سروں كى مانگ نكالا كرتے تھے، اور اہل كتاب اپنے سر كے بالوں كا سدل كيا كرتے، اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اہل كتاب كى موافقت كرنا پسند كرتے جب تك كہ اس ميں كوئى حكم نہ ديا گيا ہوتا، اور پھر بعد ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے سر كے بالوں كى مانگ نكالنا شروع كر دى "

صحيح بخارى حديث نمبر (٣٣٦٥) صحيح مسلم حديث نمبر (٢٣٣٦).

حديث ميں وارد الفاظ كے معانى:

" السدل " بال پيشانى پر لٹكانا.

الفرق: سر كے درميان سے بالوں كو ايك دوسرے عليحدہ يعنى دائيں بائيں كرنا.

علماء كرام نے اس حديث پر بحث و تمحيث كى جس كا خلاصہ امام نووى كے درج ذيل قول ميں ہے:

" حاصل يہ ہوا كہ: صحيح اور مختار يہ ہے كہ سدل اور فرق دونوں جائز ہيں، ليكن فرق يعنى مانگ نكالنا افضل ہے "

ديكھيں: شرح مسلم نووى (١٥ / ٩٠).

٦ - اور جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حجۃ الوداع كيا تو آپ نے اپنے سر كے بالوں كى تلبيد كى ہوئى تھى.

اور تلبيد يہ ہے كہ: بالوں كو كوئى جوڑنے والى (چپكانے والى) چيز لگا كر ايك دوسرے كے ساتھ چپكا ديا جائے، تا كہ بال اكٹھے رہيں اور گندے ہونے سے بچے رہيں اور انہيں دھونے كى ضرورت پيش نہ آئے، اس ليے كہ يہ احرام والے شخص كے ليے آسان ہے، خاص كر پہلے دور ميں تو سفر وغيرہ كى صعوبتوں كى بنا پر احرام والے شخص كو پانى كى قلت اور گرد و غبار كا بہت زيادہ سامنا كرنا پڑتا تھا.

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو اپنے بال تلبيد كيے ہوئے تلبيہ كہتے ہوئے ديكھا "

صحيح بخارى حديث نمبر (٥٥٧٠) صحيح مسلم حديث نمبر (١١٨٤).

الاھلال: اونچى آواز سے تلبيہ كہنے كو كہتے ہيں.

٧ - اور بعض اوقات رسول كريم صلى الله عليہ وسلم اپنے بالوں كى كئى ايك چٹيا بنا ليا كرتے تھے، خاص كر سفر ميں تا كہ گرد و غبار سے محفوظ رہ سكيں.

ام ھانئ رضى الله تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" نبى كريم صلى الله عليہ وسلم مكہ تشريف لائے تو آپ نے اپنے سر كے بالوں كى چار چٹيا كى ہوئى تھيں "

سنن ترمذى حديث نمبر (١٧٨١) سنن ابو داود حديث نمبر (٤١٩١) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (٣٦٣١).

اور ابن ماجہ ميں تعنى: الضفائر كے لفظ ہيں. اور اس حديث كو حافظ ابن حجر رحمہ الله نے فتح البارى (١٠ / ٣٦٠) ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور بالوں كى حرام اشكال كئى ايك امور ميں جمع ہيں، جو ذيل ميں بيان كيے جاتے ہيں:

١ - القزع:

يعنى سر كے كچھ بال مونڈنا اور كچھ رہنے دينا.

ابن عمر رضى الله تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے القزع يعنى سر كے كچھ بال مونڈنے اور كچھ ترك كرنے سے منع فرمايا "

صحيح بخارى حديث نمبر (٥٤٦٦) صحيح مسلم حديث نمبر (٣٩٥٩).

حديث كے ايك راوى نے القزع كى شرح كرتے ہوئے كہا ہے كہ: بچے كے سر كے كچھ بال مونڈ دينا اور كچھ نہ مونڈنا.

ابن قيم رحمہ الله كہتے ہيں:

" سر كےكچھ بال مونڈنا اور كچھ رہنے دينے كے كئى مرتبے ہيں:

سب سے شديد يہ ہے كہ سر كا درميان والا حصہ مونڈ ديا جائے اور اطراف كو نہ مونڈا جائے، جيسا كہ عيسائى پادرى كرتے ہيں.

اور اس سے محلق يہ قسم بھى ہے كہ سر كى اطراف اور جانب سے بال مونڈ ديے جائيں اور درميان كا حصہ رہنے ديا جائے، جيسا كہ بہت سارے بے وقوف اور اخلاق سے گرے ہوے گندے لوگ كرتے ہيں.

اور اس سے ملحق يہ بھى ہے كہ سر كا اگلا حصہ مونڈ ديا جائے اور پچھلا حصہ رہنے ديا جائے.

يہ تينوں صورتيں القزع ميں شامل ہوتى ہيں جس سے نبى كريم صلى الله عليہ وسلم نے منع فرمايا ہے، اور بعض ايك دوسرے سے زيادہ قبيح ہيں "

دیکھیں: احکام اھل الذمۃ (٣ / ١٢٩٤).
٢ - کفار یا فاسق قسم کے لوگوں سے مشابہت اختیار کرنا.
اس کی بہت ساری اشکال ہیں، کچھ تو القزع میں داخل ہوتی ہیں مثلا میرین کٹ اس طرح بال بنوانے جائز نہیں اس کے دو سبب ہیں، ایك تو یہ القزع میں شامل ہوتا ہے، اور دوسرا کفار سے مشابہت ہوتی ہے، اور بعض شکلیں ایسی ہیں جس میں القزع تو نہیں لیکن اس میں کفار سے مشابہت ضرور ہوتی ہے، اور یہ کفار کے ساتھ مخصوص ہیں، مثلا کچھ بال کھڑے رکھنے، اور باقی کو لٹکا دینا یا اس طرح کی اور اشکال.
چنانچہ جو بال کٹوانے کی اشکال کفار یا فاسق قسم کے افراد کے ساتھ مخصوص ہیں مسلمان شخص کے لیے اس طرح کے بال کٹوانے جائز نہیں، کیونکہ اس میں مشابہت ہوتی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:
" جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے "
سنن ابو داود حدیث نمبر (٤٠٣١) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (١٠ / ١٧١) میں اور شیخ الاسلام نے اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ (٨٢) میں اس حدیث کی سند کو جید قرار دیا ہے.
شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:
" اور اس حدیث کی کم از کم حالت یہ ہے کہ کفار سے مشابہت کی بنا پر تحریم کا تقاضا کرتی ہے، اگرچہ اس حدیث کا ظاہر کفار سے مشابہت اختیار کرنے والے کے کفر کا مقتضی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کے اس فرمان میں ہے:
(اور جو کوئی بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی لگائیگا تو وہ انهي میں سے ہے).
دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (٨٣).
اخلاق سے گرے ہوئے غلط قسم کےلوگوں سے مشابہت:
یہ وہ اشکال ہیں جو بعض بےوقوف اور سافل قسم کے لوگ اختیار کرتے ہیں، اور ہو سکتا ہے یہ بھی مندرجہ بالا مذکورہ اقسام میں داخل ہوں.
مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (١٤٠٥١) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.
واللہ اعلم .